Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ — یوم پنجشنبہ

۲۱ر شعبان سنہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۳ر امان ۱۳۳۷ھش — ۱۳ر مارچ ۱۹۵۸ء | نمبر ۶۱

ناصر آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مصروفیات

"حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے" — الحمد للہ

ناصر آباد ۹ر مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور کے ناصر آباد تشریف لانے کی خوشی میں ۶ر مارچ کو دوپہر کا کھانا۔ پچھلے پہر کا ناشتہ اور پھر رات کا کھانا مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی طرف سے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کو پیش کیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۷ر مارچ چونکہ جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے میر پور خاص۔ ٹنڈو کوٹ۔ فضل بھمبرو۔ محمد آباد۔ احمد آباد۔ محمود آباد۔ اور کنری وغیرہ سے سینکڑوں احمدی احباب نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ناصر آباد تشریف لائے۔ جس کی وجہ سے ناصر آباد میں بڑی چہل پہل اور رونق رہی۔ احمدی خواتین بھی بڑی کثرت سے تشریف لائیں۔ دو بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کیلئے تشریف لائے۔ خطبہ میں حضور نے سندھ کی جماعتوں کو اصلاح و تربیت کی طرف توجہ دلائی اور اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا۔ کہ باوجود اس کے کہ چوبیس سال سے یہاں ہماری اسٹیٹس قائم ہیں پھر بھی جماعت کی ترقی کی رفتار بہت سست ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب مینیجر محمود آباد کے برادر اکبر چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس حال ڈیرہ غازیخاں کا جنازہ غائب پڑھا۔ آپ چوہدری عبدالمالک صاحب آف بہلول پور کے بڑے لڑکے اور مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

۸ر مارچ کو حضور شام کے قریب باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آج (۹ر مارچ) حضور محمود آباد تشریف لے جا رہے ہیں حضور نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے"

احباب حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع!

ربوہ ۱۲ر مارچ۔ احباب کرام کے پیہم اصرار پر کہ خطوط کے ذریعہ سے تو بہت دیر میں اطلاع پہنچتی ہے۔ اخبار کے ذریعہ سے بھی اطلاع دی جانی چاہیئے۔ عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ درد۔ سوزش۔ ٹیس وغیرہ کی تکلیف تو نہیں۔ اور اب دونوں طرف کروٹ سے بھی لیٹ سکتے ہیں لیکن بیٹھ نہیں سکتے نقاہت بہت ہے۔ اور تھوڑی جنبش سے بھی سانس تیز ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(سید عبدالباسط)

مغربی معاہدوں کو سب سے زیادہ خطرہ نام نہاد غیر جانبدار ممالک سے لاحق ہے

سیٹو کی وزارتی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں جناب مظفر علی قزلباش کی تقریر

منیلا ۱۲ر مارچ جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کی وزارتی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے لیڈر اور ملک کے وزیر صنعت و تجارت مسٹر مظفر علی قزلباش نے سیٹو کے امداد دینے والے ممالک سے اپیل کی، کہ وہ اپنے دوستوں اور اُن ممالک میں تمیز کریں جو نہ اِدھر ہیں نہ اُدھر، آپ نے کہا کہ نام نہاد "غیر جانبدار" ممالک کی امداد سے ایک ایسی بے اطمینانی پیدا ہو رہی ہے جس سے بین الاقوامی کمیونزم کو فائدہ پہنچ رہا ہے

پاکستانی مندوب نے واضح کیا کہ ایشیا میں جو ملک نام نہاد غیر جانبداری کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں انہیں کمیونسٹ ممالک اور مغربی ممالک دونوں سے امداد حاصل ہو رہی ہے۔ دوسرے ممالک جو مغربی ملکوں کے دوست اور حلیف ہیں اپنے معاہدوں کو نبھاتے ہوئے صرف انہی کی امداد پر اکتفا کر رہے ہیں۔ اس طرح ان کے اور "غیر جانبدار" ممالک کے درمیان شدید عدم توازن پیدا ہو رہا ہے۔ اور بین الاقوامی کمیونزم اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ آپ نے کہا مغربی معاہدوں کو جو خطرات درپیش ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اور سب سے شدید خطرہ نام نہاد غیر جانبدار ممالک کا ہے

(باقی ص۸ پر)

تنازعہ کشمیر کے متعلق امریکی موقف کی وضاحت

وزیر اعظم ملک نون کے بیان پر امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان

واشنگٹن ۱۲ر مارچ۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان۔ نے توقع ظاہر کی ہے کہ کشمیر کا تنازعہ سلجھانے کے لئے ڈاکٹر گراہم کی کوششیں مفید ثابت ہوں گی۔

ترجمان سے وزیر اعظم پاکستان کے ایک حالیہ بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ وزیر اعظم نون نے پرسوں پاکستان کی پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر تصفیہ کشمیر کے تئیں اواخر اپریل تک ڈاکٹر گراہم کی کوششوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو پاکستان اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے کے سوال پر غور کرے گا۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا مسئلہ کشمیر کے بارہ میں امریکی پوزیشن سے سب بخوبی آگاہ ہیں۔ ہم متعدد بار کہہ چکے ہیں کہ یہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تنازعہ ہے اور ہماری یہ خواہش ہے کہ یا تو دونوں ملکوں کے درمیان براہ راست سمجھوتہ کے ذریعے یہ تنازعہ پر امن طور پر سلجھ جائے۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسے اقوام متحدہ کی وساطت سے سلجھایا جائے۔

رمضان المبارک میں قرآن مجید کا ورد

رمضان المبارک عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس میں قرآن مجید کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ لیکن قرآن مجید پڑھنے کا فائدہ تبھی ہوتا ہے۔ جب اس کا مطلب بھی سمجھ میں آتا جائے۔ اس غرض کے لئے آپ خود تفسیر صغیر منگوائیں۔ کیونکہ تفسیر صغیر میں قرآن مجید کا اردو بامحاورہ ترجمہ بیان کیا گیا ہے۔ اور مشکل مقامات کی مختصر تشریح کی گئی ہے گویا تفسیر صغیر کے ذریعہ سے قرآن مجید کا سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔

ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح سے غیر احمدی دوستوں کے پاس بھی اسے پیش کرنے کی کوشش فرما دیں۔ تا ان کو معلوم ہو سکے کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا ہے ہدیہ کی رقم صرف اٹھارہ روپے ہے۔ یہ رقم افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تفسیر صغیر میں آنی چاہیئے۔

خاکسار:۔ ابوالمنیر نور الحق مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

رمضان میں زائد چینی ملا کرے گی

لاہور ۱۲ر مارچ۔ ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ماہ رمضان کے دوران میں چینی کا پچاس فی صد زائد خاص کوٹہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ زائد کوٹہ تمام صوبہ میں مسلمان راشن کارڈ ہولڈروں کو دیا جائیگا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء

اُلٹی بات

مخلوط طریق انتخاب کے خلاف محض اپنی لیڈری کا سکہ جمانے کے لئے بہت سی فریبکارانہ اور بے اصل دلیلیں دی جارہی ہیں اور حیرانی ہوتی ہے کہ ایسی بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی دلیلیں وہ لوگ دے رہے ہیں جو اپنے آپکو اقامتِ دین کا داعی سمجھتے ہیں۔

ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ مخلوط طریقِ انتخاب پاکستان کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان اس بناء پر حاصل کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کی قوم ہندوؤں سے ایک جدا قوم ہے اس لئے اس کو علیحدہ وطن ملنا چاہیئے۔ ایک حد تک یہ درست ہے لیکن اتنا ہی کہدینا سخت فریبکاری ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مسلمانوں نے جداگانہ وطن کا کیوں مطالبہ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں تھے۔ اگرچہ ایک نہایت موثر اقلیت تھے۔ ان کی نسبت ہندوؤں کے مقابلہ میں ایک اور چار کی تھی۔ جب ہندوستان میں جمہوری اصولوں کو اپنایا جانے لگا تو ظاہر ہے کہ جمہوری اصول کے مطابق بوجہ اکثریت ہندو ہر میدان میں مسلمانوں کو دبا سکتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ عملاً دبا رہے تھے۔ یہ حقیقت اس وقت محسوس ہونے لگی تھی جب انگریز کے ہاتھ میں اقتدار آیا۔ چنانچہ سرسید مرحوم پہلے شخص تھے جنہوں نے اس کو محسوس کیا اور کانگرس سے علیحدہ مسلم کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ جوں جوں جمہوری طریق کار یہاں ترقی پذیر ہوتا گیا توں توں مسلمانوں کو اس حقیقت کا زیادہ سے زیادہ دباؤ محسوس ہوتا گیا تا آنکہ ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔

ایک بڑی کشمکش کے بعد مسلمان مدبرین نے جداگانہ نمائندگی کا اصول پیش کیا۔ جس سے ایک معاندانہ اکثریت کے مقابلہ میں ان کے حقوق محفوظ رہ سکتے تھے۔ جب برصغیر ہند کی آزادی کا سوال پیدا ہوا تو مسلمان رہنماؤں کے دل میں یہ خدشات پیدا ہوئے کہ اگر ملک ایک ہی رہا تو مسلمانوں کا وہی حال ہوگا جو ان کا سپین میں ہوا تھا۔ اسلئے انہوں نے نہ کہ ان مولویوں نے بلکہ مولویوں کی عملی مخالفت کے علی الرغم جداگانہ وطن کا مطالبہ کیا۔ خوش قسمتی سے برصغیر میں دو ایسے خطے موجود تھے جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اور یہ خطے بنگال اور پنجاب ہیں۔ اس اتفاقی پوزیشن کی وجہ سے مسلمانوں کے مطالبۂ جداگانہ وطن کو تقویت پہنچی اور آخر سخت مخالفت کے مقابلہ میں مسلمان جداگانہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا جداگانہ وطن کا مطالبہ ضرورتِ وقت کے ماتحت تھا۔ اگر ہندو اکثریت ان کے حقوق دبانے کی کوشش نہ کرتی تو جداگانہ وطن کا کبھی سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ حیرت یہ ہے کہ وہ لوگ جو آج اسی مصلحتی اصول کو پاکستان میں طریق انتخاب کی بنیاد بنا رہے ہیں خود جداگانہ وطن کے سخت مخالف تھے۔ اور پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے۔

جداگانہ وطن کے مطالبے کی بنیاد اس طرح یہ ہے کہ مسلمان ہند اکثریت کے متعصبانہ رویہ سے تنگ آگئے تھے اسلئے انہوں نے اپنی حفاظت کے طور پر پہلے جداگانہ انتخاب کا اصول منوایا اور بعد میں جداگانہ وطن کا مطالبہ پیش کیا ـــــ گویا جداگانہ انتخاب دراصل جداگانہ وطن کا پیش خیمہ ہے۔ اور جداگانہ طریقِ انتخاب کا سبب ہندو اکثریت کا وہ مستبدانہ اور متمردانہ رویّہ ہے جو اس نے مسلم اقلیت کے ساتھ روا رکھا۔

اس وقت پاکستان میں نہ صرف سرے سے وہ صورت حال قائم ہی نہیں ہے بلکہ بالکل الٹ گئی ہے۔ یہاں اب مسلمانوں کی اکثریت ہے اور ہندو اقلیت میں ہیں۔ جب وہ حالات ہی الٹ گئے ہیں تو کتنی حیرتناک بات ہے کہ آج ایک وقتی مصلحت کو پاکستان کا بنیادی اور دائمی اصول بیان کرکے عوام کو دھوکا دیا جارہا ہے۔ حالانکہ یہ مطالبہ اکثریت کے لئے جمہوری اصولوں کے مطابق نہ صرف نہایت شرمناک ہے بلکہ نہایت بزدلانہ ہے۔ نہ صرف اسلام کے اصولِ مساوات کا مضحکہ ہے بلکہ پاکستان کے ساتھ دشمنی کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ کہ پاکستان بننے سے پہلے یہ لوگ جو اَب جداگانہ طریق کو اسلام کی روح رواں بیان کرکرکے عوام کو دھوکا دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ مخلوط طریق پاکستان کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی اور اسلام کے اصولوں کے مخالف ہے، مسلمانوں کی جداگانہ قومیت کے سخت منکر تھے۔ اور جداگانہ وطن کے مطالبہ کو اسلام کی توہین سمجھتے تھے۔ اگر یاد نہ ہو تو مودودی صاحب کی تصنیف مسلمانوں کی سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ پڑھ کر دیکھ لیجیئے اور حیرت میں غرق ہوجائیے۔ بطور نمونہ از خروارے ہم ذیل میں ایک ذرا طویل عبارت اس رسالہ سے جو "اقلیت اور اکثریت" کے زیرِ عنوان مولٰنا نے سپردِ قلم کی ہے نقل کرتے ہیں۔ فھوھذا:۔

"مسلمانوں نے چونکہ اپنے دین کو ایک عالمگیر تحریک کے بجائے ایک جامد قومی کلچر اور خود اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی انقلابی جماعت کے بجائے محض ایک قوم بنا کر رکھ دیا ہے لہٰذا اس کا نتیجہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان کے لئے تاریخ میں پہلی مرتبہ اقلیت و اکثریت کا سوال پیدا ہوا ہے اور اس کے لئے یہ بات سخت پریشانی کی موجب بن گئی ہے کہ مردم شماری کے اعتبار سے جب میں چار کے مقابلہ میں ایک کی نسبت رکھتا ہوں تو اب میں چوگنی تعداد کے غلبہ سے اپنے آپکو کیسے بچاؤں۔

یہ پریشانی اب رفتہ رفتہ شکست خوردہ ذہنیت میں تبدیل ہو رہی ہے اور دوسرے فرقوں کی طرح اب مسلمان کو بچاؤ کی کوئی تدبیر اس کے سوا نہیں سوجھتی کہ لپیا ہوکر اپنے خول میں سمٹ آئے۔ اس صورتِ حال کی تنہا وجہ یہی ہے۔ کہ اس اللہ کے بندے کو نہ تو اس طاقت کا علم ہے جو اس کے دین کی صورت میں اس کے پاس ہے اور نہ اُسے یہی خبر ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے دنیا میں اس کا مقام کیا ہے۔ یہ اپنے دین کو ایک کُند ہتھیار اور اپنے آپکو ایک "قوم" سمجھ رہا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو بچاؤ کی پڑ گئی ہے۔ اگر اس کو یاد ہوتا کہ میں ایک جماعت ہوں اور وہ جماعت ہوں جس کا مشن ہی دنیا کو اپنے نظریہ و مسلک اور اپنے فلسفہ اجتماع (Social Philosophy) کی طاقت سے فتح کرنا ہے تو ہرگز اسے کوئی پریشانی پیش نہ آتی۔ اس کے لئے اکثریت و اقلیت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ یہ اپنے خول میں سمٹ آنے کی فکر نہ کرتا۔ بلکہ آگے بڑھ کر میدان جیتنے کی تدبیریں سوچتا۔"

یہ عبارت اُس وقت لکھی گئی تھی، جب مسلمان ایک نہایت جابر اور متعصب اکثریت کے مقابلہ میں اپنے حقوق کیلئے جان کی بازی لگائے ہوئے تھے اور قائداعظم کی رہنمائی میں ہندوؤں اور انگریزوں کے دوہرے دباؤ سے بچاؤ کی صورت تلاش کر رہے تھے۔ ظاہر ہے کہ جب بقول مولٰنا اسلام کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی اقلیت اور اکثریت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ صرف تحریک اسلام کو ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور جب مسلمان ہندوؤں اور انگریزوں کی دو پاٹوں میں آٹے کی طرح پیسے جارہے تھے ایسا سوال اٹھانا اسلامی جماعت کی توہین اور اس کی جماعتی طاقت سے انکار کے مترادف تھا۔ تو آج پاکستان میں جب مسلمان اکثریت میں ہیں اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہاں اقلیت اور اکثریت کی پوزیشن ہی الٹ گئی ہے تو یہ قلابازی جو مولٰنا کھا رہے ہیں اور سارے پاکستان میں دورے کرکرکے جداگانہ طریق انتخاب سے مسلمانوں اور اسلام کو ہندوؤں کے ہاتھ سے محفوظ کرنیکی کوشش کر رہے ہیں کہاں تک دیانتدارانہ جذبات پر منحصر کہی جاسکتی ہے۔ کیا ان کا یہ وطیرہ مضحکہ خیز نہیں۔ کیا اب اسلام کے جماعتی اصول بدل گئے ہیں؟

سوچنا یہ ہے کہ جو چیز اسوقت جب مسلمان غیروں کے مقابلہ میں تباہی کے گڑھے پہ کھڑے تھے ان کے لئے اس لئے حرام تھی کہ اسلامی جماعت کی یہ توہین ہے تو اب وہی چیز حلال ہی نہیں بلکہ فرض کس طرح بن گئی ہے۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ فنکارانہ بازیگری کسی اسلامی جذبہ یا مسلمانوں کی بہبودی کے پیش نظر نہیں بلکہ محض خود ستائی کی تسکین اور خود غرضانہ مفاد کے پیش نظر ہے کیا اسکا یہ مطلب نہیں کہ اسلام کے نام پر مسلمانوں کی سادہ دل قوم کو جس طرح چاہو طلاقتِ بیانی اور انشاپردازی سے بہکاؤ اور اپنی لیڈری کا سکہ جماؤ۔

جب ہندوؤں کی استبداد سے مسلمان کو بچانے کی ضرورت تھی تو آپ کہتے تھے۔ میں مسلمان ہوکر ڈرتا ہے۔

لڑادے ممولے کو شہباز سے

لیکن اب جبکہ وہ ضرورت نہیں رہی تو آپ مسلمان سے فرماتے ہیں سمٹ آ اپنے خول میں رہ

سیرالیون (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا کامیاب سالانہ جلسہ

پیراماؤنٹ چیف اور بعض گورنمنٹ کے افسران کی شرکت ۔ ۷ افراد کا قبول اسلام

تحریک جدید کے وعدے اور وصولی ۔ عربی مشنری سکول کے لئے ۲۰۰ پونڈ کے وعدے اور وصولی

(قسط نمبر ۵)

(از مکرم قاضی مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

امیر محترم نے مختصر تقریر کی اور بتایا کہ اس سال خدا تعالےٰ کے فضل سے فری ٹاؤن میں سکول کھولنے کے سلسلہ میں ۱۲۰۰ پونڈ کا ایک مکان خرید جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ۴۰۰ پونڈ اب تک مکان کی اصلاحات اور فرنیچر پر خرچ ہو چکا ہے۔

اس پر دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس اوّل ۱۵ دسمبر ۱۹۵۷ء

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کا اجلاس ۹-۳۰ پر زیر صدارت مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و مبلغ انچارج شروع ہوا۔ سب سے اوّل مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد نے قرآن کریم کی خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد امیر محترم نے الحاج ابراہیم صاحب سودا کا تعارف کرایا۔ تعارف میں آپ نے بتایا کہ الحاج موصوف بہت پرانے احمدیوں میں سے اور بہت جوشیلے احمدی ہیں۔ اسی دوران بیمپ ڈسٹرکٹ کے Probation Officer حسب وعدہ تشریف لے آئے۔ چنانچہ امیر محترم نے ان سے اسٹیج پر آنے کی درخواست کی اس پر مسٹر مائیڈ اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور مختصر الفاظ میں حاضرین کو اپنے کام کے متعلق چند ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے اس اجتماع میں حاضر ہونے کی دعوت دی گئی ہے آپ جانتے ہیں کہ ہم سب مسلم اور عیسائی ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں اس لئے ہمیں اجتماعی کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ:-

"بچے قوم کی بنیاد ہوتے ہیں۔ اور اگر بنیاد کو صحیح طور پر استوار نہ کیا جائے تو عمارت کے گرنے کا احتمال ہوتا ہے اس لئے والدین پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ ذمہ داری بچوں کی اصلاح اور ان کی صحیح تربیت و تعلیم کی ذمہ داری ہے۔" اس کے بعد امیر محترم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

یا رب صل علیٰ نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعث ثان

پڑھی اور بتایا کہ لوگ ہمیں الزام دیتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہی نظم اس امر پر واضح دلیل ہے کہ احمدیوں اور خصوصاً احمدیہ جماعت کے بانی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر عشق اور محبت تھی۔

اس کے بعد آپ نے الحاج ابراہیم صاحب سودا محترم کو اپنے حج کے حالات سنانے کے لئے کہا۔ چنانچہ محترم الحاج تشریف لائے اور اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ حج کرنے جاتے ہیں۔ محض نام اور نمود کی خاطر حالانکہ حج کی اصل غرض نیکی، تقویٰ اور خشیۃ اللہ کا حصول ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حج مبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ

آپ نے فرمایا یہاں سے متعدد لوگ حج کے لئے گئے۔ فری ٹاؤن سے ایک دوست جو احمدیت کے شدید مخالف ہیں یعنی الحاج جبریل سیسے۔ وہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ وہ مصر میں سات سال تک عربی کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ جب ہم مکہ پہنچے تو ایک دوست سنوسی نے مکہ کے ایک عالم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دریافت کیا اور جواب اُس کا بالکل غیر متوقع پایا جواب دینے والے عالم نے کہا۔

اگر تو وہ انسان بغیر کسی نئی شریعت کے اور محض خدمت اسلام کے سلسلہ میں اِس امر کا دعوے دار ہے تو صحیح ورنہ غلط اس پر پوچھنے والے دوست کو شرمندہ ہونا پڑا۔ اس کے بعد ہم مصر پہنچے وہاں پر جامع ازہر کے ایک عالم سے جس کے متعلق الحاج جبریل سیسے نے بتایا کہ یہ ان کا استاد ہے الحاج مذکورہ بالا نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے متعلق ان سے دریافت کیا تو جواب یہ پایا کہ انکا نام کیا ہے تو بتایا گیا کہ ان کا نام نامی غلام احمد ہے اس پر ان مسئول عالم صاحب نے جواب فرمایا کہ ان کا نام غلام احمد ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کسی نئی شریعت کے ساتھ آئے ہوں۔ اگر کہا جائے کہ وہ بہت بڑے ولی تھے۔ تو اس میں انکار کی ضرورت نہیں۔ مجھے حق الیقین ہو چکا ہے کہ حقیقتاً جماعت احمدیہ ہی وہ سچی اور صحیح اسلامی تعلیم پر گامزن جماعت ہے

اس کے بعد مسٹر الحاج کیبے صاحب نے تقریر کی۔ اگرچہ وہ احمدی نہیں ہیں مگر وہ عقائد سے محبت رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ حج کے دوران میں دیکھا وہ بیان کیا۔

پیغامات

اس کے بعد مولوی صاحب محترم نے ربوہ سے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طرف سے جلسہ سالانہ سیرالیون کے موقعہ پر آمدہ پیغام جماعت کے سامنے پیش کیا۔ محترم وکیل التبشیر صاحب کی تار کے الفاظ یہ تھے:-

"میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے اس مبارک سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اسے کامیاب و بابرکت کرے آمین۔ آؤ ہم خدائے عزوجل سے اس امر کا عہد کریں کہ آج سے ہم اپنی کوشش کو دوگنا کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پرعظمت اور بہترین راہنمائی کے اندر اسلام کے عزیز جھنڈے کو ہمیشہ بلند و بالا رکھنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز"

اس کے بعد لیگوس سے مکرم رئیس التبلیغ صاحب مغربی افریقہ کی طرف سے آمدہ تار پڑھ کر سنائی۔ تار از لیگوس نائیجیریا۔

"سب دوستوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے اس اجتماع کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کی دعا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ مجتمع رکھے۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کی توفیق دے تاکہ ہم صلیب کے جو کہ اسلام کی خطرناک ترین دشمن ہے ٹکراتے ہوئے اسلام کی فتح کے دن کو جو خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب سے قریب تر ہو رہا ہے اس سے بھی قریب لا سکیں کیونکہ اسلام ہی وہ دین اور منفرد مذہب ہے جس پر افریقہ کی ترقی کا انحصار اور دارومدار ہے۔

رئیس التبلیغ"

تار پڑھ کر سنانے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ان ہر دو پیغامات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ہمتوں کو بلند کریں اور اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب اور دیگر بزرگوں کے ارشادات اور پیغامات کے مطابق اپنی قربانیوں اور چندوں وغیرہ کو اور دیگر کوششوں کو دو چند کر دیں اور حضور کی امید سے بڑھ کر اپنے اور ایمانی اخلاص کا ثبوت پیش کریں۔ اور نئے سال سے کام ایسے طریق پر شروع کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو غیر معمولی کامیابی عطا کرے۔

اس کے بعد جناب مختار الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فری ٹاؤن نے ایک تار حضرت اقدس کی خدمت میں ربوہ بھجوانے کے متعلق دوستوں کے سامنے تحریک پیش کی آپ نے کہا احباب نے ربوہ سے

آمدہ پیغامات تہنیت سن لئے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے حصول کی خوشخبری حاصل کر لی ہے۔ اب شکریہ کے ساتھ ہمارا بھی یہ فرض ہے کہ ہم بھی حضور اقدس کو یہ یقین دلائیں کہ ہم پہلے ہی احمدیت اور اسلام کے خادم اور آپ کے فرمانبردار اور مطیع غلام ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ عمر بھر اس عہد پر قائم رہتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی ترقی کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے اس پر آپ نے وہ پیغام جو حضور اقدس کی خدمت میں بھجوانا تھا پڑھا۔ احباب نے پرزور تائید کی۔ چنانچہ یہ حضرت اقدس کی خدمت عالیہ میں ارسال کی گئی۔

جلسہ سالانہ سیرالیون بخیر و خوبی انجام پذیر ہو گیا ہے۔ کچھ صد احباب جو اڑسٹھ مختلف جماعتوں کے نمائندے ہیں۔ اپنے خلوص و اطاعت کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے والے تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ حضور سے التماس ہے۔ کہ حضور ہماری ترقی اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

والسلام خاکسار
(دعلی مانسری سیکرٹری)

تحریک جدید میں شمولیت کی تحریک

اس کے بعد امیر محترم نے اپنی صدارتی تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہر ایک احمدی کا فرض اولین ہے کہ وہ تحریک جدید میں شامل ہوں اور وعدہ کریں اور جو وعدہ کریں اس کو پورا بھی کریں۔ آپ میں سے بعض دوستوں نے پچھلے سال تحریک جدید کے سلسلہ میں وعدے کئے تھے بعض نے ادائیگی کر دی ہے۔ لیکن بعض کی رقوم ابھی واجب الادا ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور نئے سال کے لئے کچھ زیادتی کر کے پیش کریں۔ جنہوں نے اس سے قبل وعدے نہیں کئے تھے۔ وہ وعدے کریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر اس آیت کے پیش نظر ہر مسلمان اور خصوصاً احمدی احباب کا فرض ہے کہ تبلیغ کے لئے ہر ایک انسان باہر نہیں نکل سکتا اس لئے اس ثواب میں شامل ہونے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ تحریک جدید میں شامل ہو کر اسلامی جہاد میں شریک ہو جائے تاکہ خدا تعالیٰ کے سوال پر وہ کہہ سکے کہ اے خدا جو میری طاقت میں تھا وہ میں نے کر دیا باقی کام کو سرانجام دینا تیرا کام ہے کہ لوگوں کے قلوب میں اسلام کی سچائی اور صداقت کو پیوستہ کر دے تا دنیا تیرے دین متین اور اسلام اور تیرے مرسل اور پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جؤا پہننے میں فخر محسوس کرنے لگے آمین اے خداوہ وقت جلد لا۔ آمین۔ چونکہ وقت پہلے ہی زیادہ گذر چکا تھا۔ اسلئے امیر محترم نے جلسہ کے اختتام کا اعلان کر دیا اور احباب منتشر ہو گئے

اجلاس دوم مورخہ ۱۵ ردسمبر ۵۷ء

۱۵ ردسمبر ۵۷ء کا دوسرا اجلاس زیر صدارت امیر محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا محترم ملک غلام نبی صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی جس کے بعد امیر محترم نے تقریر شروع کی۔

یہ اجلاس اس لحاظ سے نہایت اہم تھا کہ اس میں جماعت سیرالیون کے سامنے مشن کی مالی موجودہ پوزیشن اور حسابات وغیرہ پیش کئے گئے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی کے سلسلہ میں مختلف تجاویز اور مختلف سکیمیں زیر غور لائی گئیں امیر محترم نے فرمایا

الحمد للہ کہ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب کثرت سے تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ جلسوں سے اس دفعہ تعداد بہت زیادہ ہے یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ اسلام اور احمدیت کو ترقی و کامیابی عطا فرما رہا ہے لیکن دوسری طرف اس اجلاس کی اہمیت اسلئے بھی زیادہ ہے کہ آج جماعت کو بتایا جائے گا۔ کہ جماعت کی ترقی کن ذرائع اور کن وسائل سے ہو رہی ہے۔ اور جماعت کے جو اموال جمع کئے جاتے ہیں وہ کس طرح خرچ کئے جاتے ہیں۔ کس قدر وصولی ہوتی ہے اور ان کا اتفاق کن سکیموں اور تجاویز کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے تفصیل آمد اور خرچ کی مدات پیش کر کے ہر مد کی وضاحت کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سال ۵۷ء میں ۳۳۲ پونڈ وصولی ہوئی اور ۳۲۲ پونڈ خرچ ہوا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا

کئی غیر احمدی علماء کہتے ہیں کہ جس طرح ہم لوگوں سے زکوٰۃ وغیرہ وصول کرتے ہیں۔ ویسے ہی احمدیہ جماعت بھی کرتی ہے اس سے فرق کیا ہوا۔ لیکن انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جو کام جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے۔ وہ کونسا عالم یا کونسی جماعت ہے جو اس کا عشر عشیر بھی کر رہی ہو۔ اگر یہی رقوم کسی فرد واحد کو دی جائیں تو وہ اسکی اپنی ذات پر خرچ ہوں گی۔ مگر یہی رقوم چندہ جات جب احمدیہ کو ملتی ہیں۔ تو وہ نظام کے ماتحت اسلام کی ترقی اور برتری کے لئے صرف ہوتی ہیں۔ یہی رقوم جب جماعت احمدیہ کو ملیں گی تو وہ سکولوں کی تعمیر کرنے بچوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق تربیت کرنے مساجد کی تعمیر۔ لٹریچر کی اشاعت وغیرہ امور پر صرف کی جائیں گی۔ مگر کسی فرد واحد یا مولوی یا عالم کو یہ چندے ملنے سے یقیناً اس کی ذات واحد ہی مستفید ہو گی۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بعض احباب جماعت اس امر کو اچھی طرح نہیں سمجھے اور زکوٰۃ کی طرف اور دیگر چندوں کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ ہر ایک جانتا ہے۔ کہ اگر روپیہ نہ ہوگا تو ان سکیموں کو عملی جامہ کس طرح پہنایا جا سکتا ہے۔ اور اسلام کی ترقی کیسے ہو سکتی ہے۔ زکوٰۃ اور چندوں کا بیت المال میں جانا ضروری ہے۔ کسی فرد واحد کو اس کی ادائیگی نہیں ہونی چاہیئے۔

آپ کی تقریر کے بعد مختلف ایجنڈے پیش ہو کر بحث ہوتی رہی۔ بعد ازاں اس آخری اجلاس کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا اور اس طرح جماعت احمدیہ سیرالیون کا ۱۹۵۷ء کا یہ جلسہ سالانہ ایک لمبی اور رقت آمیز دعا کے بعد انجام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

لجنہ اماء اللہ سیرالیون کے زیر اہتمام احمدی مستورات کا جلسہ عام جلسہ کے تیسرے دن علیحدہ طور پر ہوا جس میں باہر سے آمدہ اور "بو" میں مقیم تمام بہنوں کے علاوہ بعض غیر احمدی عورتوں نے بھی حصہ لیا۔ جلسہ مکرمہ اہلیہ مولوی صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج کی زیر صدارت تقریباً تمام دن جاری رہا۔ جس میں صدر صاحبہ اور دیگر بہنوں کے علاوہ مکرم امیر صاحب محترم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بو اور مسٹر علی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ اور اہلیہ مولوی صاحب موصوف نے چندہ تحریک جدید کے اور مسجد ہالینڈ کے لئے چندہ کی اپیل بھی کی۔ جس پر بہت سی بہنوں نے لبیک کہا۔ اور وعدوں کے علاوہ دونوں تحریکوں میں اچھی خاصی رقمیں بھی جمع ہو گئیں۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اس جلسہ میں ناصرات الاحمدیہ نے یعنی بارہ چودہ سال سے کم احمدی بچیوں نے بھی نمایاں حصہ لیا اور حاضرات کو تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی قصائد خوش الحانی سے سنا کر محظوظ کیا۔ ناصرات الاحمدیہ اپنے خوبصورت خوشنما جھنڈے کے ساتھ شریک جلسہ ہوئیں۔ جن کے لئے علیحدہ خاص جگہ مخصوص تھی۔

لجنہ کی نمائش

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام اس مرتبہ جلسہ کے موقعہ پر ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں مختلف بہنوں کی تیار کردہ اشیاء برائے فروخت سلیقہ سے آراستہ تھیں جنہیں جلسہ کے ایام میں احباب لجنہ کی امداد کے لئے خریدتے رہے جس سے لجنہ کو کافی منافع ہوا۔ جو لجنہ کی طرف سے سب کا سب مسجد ہالینڈ کے چندے میں دے دیا گیا۔

معلومات عامہ سے متعلق فلم

جلسہ کے دوسرے دن زیر اہتمام محکمہ سوشل ویلفیئر سیرالیون گورنمنٹ تمام مہمانوں کو کئی ایک پر از معلومات عام اور پاکستان میں انڈسٹری وغیرہ کے متعلق فلمیں دکھائی گئیں۔ جنہیں احباب نے بڑی دلچسپی سے دیکھا اور علمی فائدہ اٹھایا۔

نومبایعین

اس سال جلسہ سالانہ پر خدا کے فضل سے بہت سے غیر احمدی مہمان بھی جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ جن میں سے ۹ کس نے جلسہ کی کارروائی سے متاثر ہو کر بیعت کر لی۔ اور سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے

ایام جلسہ میں جلسہ گاہ کا تمام انتظام اور مہمان نوازی کھانے کی تیاری اور تقسیم کا سب انتظام "بو" شہر کی جماعت کے ذمے تھا۔ جنہوں نے اس کام کو نہایت اخلاص اور محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور اخلاص میں ترقی دے۔ (آمین)

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک بین نشان ہے

جامعہ احمدیہ ربوہ میں منعقدہ جلسہ کی روئیداد

۶ مارچ قبل دوپہر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیر صدارت جامعہ احمدیہ کے انتظام کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ لیکھرام سے متعلق ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ کثرت سے سامعین شامل ہوئے۔ علمائے سلسلہ کے علاوہ جامعہ کے طلباء نے بھی تقاریر کیں۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو حافظ غلام احمد صاحب نے کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار دربارہ پنڈت لیکھرام محمد علی صاحب جامعہ نے پڑھے۔ نظم کے بعد جمیل الرحمٰن صاحب بی اے۔ بی جامعہ نے پیشگوئی کے پس منظر پر تقریر کی۔ آپ نے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کس طرح آریہ مذہب اسلام پر حملے کر رہا تھا اور لیکھرام نے اسلام اور بانی اسلام کے متعلق کیا گندہ دہنی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے نشان طلب کیا۔

اس کے بعد عبدالشکور صاحب نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد قریشی محمد نذیر صاحب استاد جامعہ نے تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ کس طرح پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مقابل ایک پیشگوئی جمائی۔ اس نے کہا تھا کہ مجھے میرے پرمیشور نے بتلایا ہے کہ آپ تین سال کے اندر نعوذ باللہ نامرادی سے مریں گے۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے قہری عذاب سے چھ سال کے اندر اس کے ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی

محمد اسلم قریشی طالب علم جامعہ نے ثاقب صاحب زیروی کی نظم دربارہ پنڈت لیکھرام پڑھی۔

آپ کے بعد جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پیشگوئی کے وقوع پر لیکچر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح چھ مارچ کو لیکھرام کی موت دسے کشاں کشاں لاہور لائی جبکہ وہ فیروز پور کسی جلسہ میں گیا ہوا تھا اور وہاں سے ملتان روانہ ہونا تھا۔ لیکن گاڑی نہ مل سکی اور وہ لاہور روانہ ہو گیا جہاں موت اس کی منتظر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی خدا کی صفت ممیت کا اظہار تھی جبکہ پیشگوئی مصلح موعود خدا کی صفت احیاء کا اظہار تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد مسعود احمد صاحب جہلمی نے تقریر کی اور بتایا کہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔

اس کے بعد عبدالباسط صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم دربارہ پنڈت لیکھرام سنائی۔ اور آپ کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے پیشگوئی کے وقوع کے بعد اس کا ردعمل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج پر ایک پر مغز خطاب فرمایا۔ اور بتایا کہ کس طرح آریہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر برہم ہوئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سازش کا الزام لگایا اور اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی آریہ یہ حلف اٹھائے کہ یہ قتل میری سازش کا نتیجہ ہے اور پھر وہ ایک سال تک زندہ رہے تو میں اُسے دس ہزار روپیہ انعام دوں گا۔ آپ نے اس چیلنج کے متعلق اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ۱۹۲۷ء میں امرتسر میں دھرم بھکشو کے ساتھ ایک اس پیشگوئی پر مناظرہ ہوا اور میں نے اس چیلنج کو پنڈت دھرم بھکشو کے سامنے دہرایا اور کہا کہ میں حضرت مرزا صاحب کا ایک ادنیٰ غلام یہاں کھڑا ہوں میرے سامنے آریہ حلف اٹھا دیں۔ لیکن دھرم بھکشو نے یہ جواب دیا ہم ایسے مقابلے نہیں کرتے اور پھر مناظرے سے فرار کر گیا۔

آپ کے بعد خاکسار نے "لیکھرام کی پیشگوئی اور اہل ہنود کے مستقبل کے متعلق خدائی فیصلہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو ہندو قوم کے لئے ایک نشان ٹھہرایا ہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں۔ محمدی بیگم کی پیشگوئی عبداللہ آتھم کی پیشگوئی۔ لیکھرام کی پیشگوئی تین بڑی قوموں پر حاوی ہیں اور یہ واضح اشارے ہیں کہ آئندہ ان قوموں سے خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوگا۔ چنانچہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے اس سلوک کی تفصیل اپنی کتاب "سلسلہ عالیہ احمدیہ" میں بیان فرمائی ہے۔ تقاریر کے بعد صدر جلسہ جناب شاہ صاحب نے فرمایا تقاریر کی ترغیب جس طریق سے رکھی گئی تھی نہایت عمدہ تھی جس سے تمام پیشگوئی کی تفصیل ہمارے سامنے آگئی ہے اور ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ازاں بعد آپ نے دعا فرمائی اور یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(غلام باری سیف)

ضروری اعلان

امسال یوم مسیح موعودؑ ۳۰ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال یوم مسیح موعودؑ ۳۰ مارچ (بروز اتوار) کو ہوگا۔ واضح ہو کہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کی رو سے یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ کے مقام پر لی تھی وہ مارچ ۱۸۸۹ء کے آخری عشرہ میں ۲۳ مارچ کو لی گئی تھی اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا اس مبارک موقعہ کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کے لئے تقریب منانا مناسب ہے۔

اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے استصواب کیا گیا تو حضور نے اس کی اجازت فرمائی۔ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور عہدہ داران کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور رپورٹیں بھی بھجوائیں۔

نوٹ:۔ ۲۳ مارچ کو یوم جمہوریہ ہے لہذا امسال ۳۰ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کی تقریب منائی جا رہی ہے (ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۸ء بروز جمعہ نذیرہ اختر صاحبہ سلمہا بنت مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب سیکرٹری تعمیر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے گذشتہ سال مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر پر مکرم سید عبدالحی صاحب سے پڑھا تھا

تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ناظر و وکلاء حضرات افسران صیغہ جات اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور یہ اسی کے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین

درخواست دعا میرے دو بچے اور بیوی اکثر بیمار رہتے ہیں اور میں خود بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا عطا کرے۔ اور ہماری مالی مشکلات دور فرمائے۔ آمین

نورالدین۔ ر۔ اے۔ ابراہیم الہ دین از سکندر آباد دکن

چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے اصحاب

فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(پندرھویں قسط!)

بیجر ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد بمعہ اہلیہ صاحبہ چک لالہ ۱۲/-/-
چوہدری بشارت احمد صاحب جیمس آباد تھرپارکر ۶/-/-
چوہدری غلام رسول صاحب بمعہ اہل خانہ کوٹ فرزند علی رحیم یار خاں ۱۲/-
مرزا محمد سیف اللہ صاحب فاروق گورنمنٹ ہائی سکول حاصل پور ۶/-
چوہدری غلام نبی صاحب ۶/-/-
ڈاکٹر محمودہ نذیر احمد صاحبہ ایم بی بی ایس آرام باغ روڈ کراچی ۱۲/-/۱ بمعہ افراد کنبہ
بذریعہ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ
چوہدری جمال دین صاحب جمالپور نوابشاہ ۶/-/-
" اہلیہ " ۶/-/-
" چوہدری شاہ محمد صاحب " ۶/-/-
" اہلیہ " " ۶/-/-
" پسران " " ۶/-/-
" چوہدری رستم علی صاحب بمعہ اہلیہ " ۱۲/-/-
" چوہدری بشارت احمد صاحب ابن " ۶/-/-
" نشاد احمد انور احمد " ۶/-/-
" مولوی عطاء اللہ صاحب بمعہ اہلیہ " ۶/-/-
" محمود احمد پسر و اہلیہ و محمد عبد اللہ پسر ۶/-/-
" محمد ابراہیم صاحب بمعہ پسر اسماعیل صاحب ۱۲/-/-
" اہلیہ " ۶/-/-
" چوہدری رسول بخش صاحب " ۶/-/-
" منشی نور احمد صاحب سلطان احمد صاحب " ۶/-/-
" محمد اسماعیل صاحب حجام " ۶/-/-
" نور محمد صاحب " ۱۰/-/-
" بشیر احمد صاحب " ۶/-/-
" محمد اسماعیل گلاب خاں احمد دین محمد انور ابراہیم محمد خاں جمال پور ۹/-/-
" چوہدری محمد اسحاق صاحب " ۶/-
" چوہدری شاہ دین صاحب چیارٹ نوابشاہ ۱۰/-/-
" چوہدری محمد حسین صاحب " ۱۰/-/-
" چوہدری نور دین صاحب بمعہ پسر شاہ دین صاحب ۱۰/-/-
نصیر الدین صاحب " ۱۲/-/-
محمد علی صاحب سکرٹری مال کوٹ عبد اللہ ڈاکخانہ نبی سر روڈ بلا تفصیل ۱۱۲/-
بذریعہ چوہدری غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ
کوٹ احمدیاں تھرپارکر۔ محمود ۶/-
عبد اللطیف صاحب " ۶/-/-
علی محمد صاحب قائد " ۶/-/-
رشید احمد صاحب پسر " ۶/-/-

محمد صدیق صاحب بذریعہ چوہدری غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ کوٹ احمدیاں تھرپارکر ۶/-/-
عبد السلام صاحب ولد غلام قادر صاحب " ۶/-/-
محمد رفیق صاحب " " ۶/-/-
احمد دین صاحب " " ۶/-/-
غلام احمد صاحب " " ۶/-/-
غلام حسین صاحب " " ۶/-/-
رشید احمد پسر " " ۶/-/-
منیر احمد صاحب " " ۶/-/-
محمد شفیع صاحب ماشکی " " ۶/-/-
شریفہ بی بی زوجہ غلام نبی صاحب " ۶/-/-
امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام قادر صاحب مرحوم ۶/-/-
رضیہ بیگم زوجہ عبد الغفور صاحب " ۶/-/-
امۃ الرشید صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب " ۶/-/-
صادقہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب " ۶/-/-
صوفی غلام محمد صاحب کا چھیلو تھرپارکر ۶/-/-
عبد الخالق صاحب ایاز پسر " ۶/-/-
مبارکہ احمد صاحب طاہرہ " ۶/-/-
نور بی بی صاحبہ والدہ محترمہ ۶/-/-
رمضان بی بی اہلیہ ۶/-/-
صفیہ بیگم دختر ۶/-/-
خورشید بیگم بھتیجی ۶/-/-
عبد العزیز صاحب خالد چک ۲۷/۸ تھرپارکر ۶/-/-
زینب بیگم اہلیہ " ۶/-/-
رمضان احمد صاحب ولد امام دین صاحب کا چھیلو ۶/-/-
محمد عرفان صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ ۶/-/-
جمعدار آزاد خانصاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ مانسہرہ ۱۲/-
محمد اسلم صاحب گنگاپور پور لائل پور ۱۶/-/-
حاجی عبد القادر صاحب سہرانی ۱۲/-/-
چوہدری محمد رشید صاحب ایگری کنڈکوٹ سندھ ۱۲/-
خالد محمود صاحب ۲۶۹ گ ب سمندری ۶/-/-
محمد حنیف صاحب بمعہ اہل وعیال بھینی خیر الحق شاہ قتل ۶/-
حکیم محمد یعقوب صاحب تھاروشاہ نوابشاہ ۶/-/-
سید منظور احمد صاحب P.W.D مستونگ ۶/-/-
ایس اے خان صاحب ملزدادو سندھ ۸/-/-
جان محمد صاحب سرگودہا بذریعہ ماسٹر خیر دین صاحب ۶/-
ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ۱۲/-/-
قائم دین صاحب کوٹلی چوہجالوکے سیالکوٹ ۶/-/-
کیپٹن ناصر احمد صاحب سیال بمعہ اہلیہ ولینڈ ہیم ۱۲/-
قریشی عبد الغنی صاحب دار البرکات ربوہ ۶/-/-

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم

مکرم چوہدری صاحب مرحوم عرصہ دو ماہ کے قریب گزرا سیالکوٹ سے تبدیل ہو کر ضلع ڈیرہ غازیخان میں بطور انسپکٹر پولیس بطور آئی اے سٹاف تشریف لائے۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند تھے۔ نماز نہایت خشوع خضوع سے ادا کرتے تھے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بہت محبت تھی اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کو دل کھول کر خرچ کرنا مرحوم کا شعار تھا۔ بہت دلیر اور فہمیدہ تھے۔ موصی تھے۔ کیرکٹر کے بہت مضبوط اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے مخلص اور ممتاز احمدی والدین کے عزیز فرزند تھے۔ اپنی شرافت اور اعلیٰ اخلاق اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ محبت کی وجہ سے جماعت ڈیرہ غازیخان کا ہر فرد ان سے محبت رکھتا تھا۔ غریب نواز تھے۔ اور غریب احمدیوں سے نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔

حال ہی میں ضلع ڈیرہ غازیخان کی تحصیل جامپور میں خطرناک قسم کی ڈاکہ زنی کی وارداتیں عام ہو گئی تھیں۔ چوہدری صاحب مرحوم ومغفور کو ان کی روک تھام اور تفتیش اور مجرموں کی گرفتاری کی خدمت سپرد کی گئی تھی۔ چنانچہ ایک ہفتہ سے مرحوم سرگرمی سے ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے دور دراز علاقوں میں دوڑ دھوپ کر رہے تھے۔ مورخہ ۵۸-۳-۵ تقریباً ۸ بجے شب ایک خطرناک ڈاکو جس پر ڈاکے اور قتل کے الزامات تھے کی گرفتاری اور اس پر قابو پانے کی کامیاب جد وجہد کرتے ہوئے ملزم کو گرفت کرنے کے بعد موقع پر وفات پا گئے اور اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہوئے اپنی جان عزیز کو قربان کر دیا۔ مرحوم کی اچانک وفات اور بہترین اور مخلص بھائی کی مفارقت کی وجہ سے ہم سب کے دل حزیں ہیں مگر مرضی مولیٰ ہمہ اولیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پاک ذات مرحوم ومغفور کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لے اور ان کے لواحقین کو اور ضعیف العمر غمزدہ والدین اور ان کے اہل وعیال کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ ناظرین الفضل سے گزارش ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ وناصر ہو۔ (خاکسار۔ ملک عزیز محمد وکیل بلاک ۲ ڈیرہ غازیخان)

اعلانات نکاح

۱۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مورخہ ۵۸-۳-۲ بروز ہفتہ بعد نماز عصر اپنی کوٹھی "بیت الفضل" کراچی میں برادرم بشیر احمد صاحب ولد چوہدری نور دین صاحب ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ حال کراچی کا نکاح مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر پر محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مستری کرم دین صاحب حلقہ جیکب لائن کراچی سے پڑھایا۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(مرزا محمد لطیف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی)

۲۔ بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء محترم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور ڈویژن نے اخویم مکرم عبد الرحمن صاحب نیازی ابن حاجی رب نواز خاں صاحب کا نکاح کیشری بیگم صاحبہ بنت مسیح الدین خاں صاحب کے ساتھ مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب (سلطان احمدی۔ اے ایف پشاور)

۳۔ مورخہ ۵۸-۱-۵ کو مکرم مولوی غلام رسول صاحب افغان نے اپنی لڑکی امۃ الکریم صاحبہ کا نکاح عبد المجید صاحب ناصر خلف قریشی عبد اللطیف صاحب (شاہ نواز لمیٹڈ کراچی) کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ (ماسٹر غلام محمد ننکانہ صاحب)

درخواست دعاء

میرے برادر نسبتی مجید خان نے میڈیکل فائینل کا امتحان دیا ہے اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ کا مورخہ ۵۸-۳-۸ سے سندھ یونیورسٹی میں میٹرک کا امتحان شروع ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ (بشارت احمد بشیر ربوہ)

سلیکٹ کمیٹی کی طرف سے معاوضے کے بل میں اہم ترامیم کی سفارش

کراچی ۱۱ مارچ مہاجرین کے معاوضے کے بل کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کل وزیر بحالیات حاجی مولا بخش سومرو نے قومی اسمبلی میں پیش کر دی۔ کمیٹی نے بل پر پوری طرح غور و خوض کے بعد اس میں بعض اہم ترامیم کی سفارش کی ہے۔

سلیکٹ کمیٹی نے بل کی نو دفعات میں اہم تبدیلیوں کی سفارش کے علاوہ ایک نئی دفعہ بھی بل میں شامل کی ہے۔ نئی دفعہ کے تحت ان لوگوں کو مزید تحفظ دیا گیا ہے جو متروکہ مکانوں اور دوکانوں پر قابض ہیں اور اس دفعہ کے منظور ہو جانے کی صورت میں سترہ فروری ۵۷ء کے بعد کسی شخص کو مکان یا دکان سے بے دخلی کا حکم خواہ وہ کسی حاکم نے کیوں نہ جاری کیا ہو مؤثر نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اگر کسی شخص کو ایسے کسی حکم کے تحت کسی مکان یا دکان سے بیدخل کیا جا چکا ہے تو اسے اس دوکان یا مکان پر بدستور قابض تصور کیا جائیگا۔

سلیکٹ کمیٹی نے بل کی دفعہ دو میں کی گئی۔ بعض الفاظ اور اصطلاحات کی وضاحتوں میں بھی ترمیم کی ہے اور اس طرح زیادہ جامع بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ لفظ "قبضہ" اور تشخیص کی بنیاد پر قیمت کے تعیین" کی نئی وضاحتوں کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ مسودہ قانون کے مقصد کے لئے "قبضہ" سے مراد وہ قبضہ نہیں ہوگا جو یکم جولائی ۵۷ء کو یا اس کے بعد حاصل کیا گیا ہو۔

بل میں تشخیص کی بنیاد پر قیمت کے تعیین کی نئی وضاحت کی گئی ہے اس کے تحت کسی جائیداد کی حدود میں واقع مکان یا دوکان کی مالیت اس مکان یا دکان کے ۴۸-۱۹۴۷ء کے سالانہ کرایہ کا پچیس گنا ہوگی۔ اس صورت میں قیمت سالانہ کرایہ کا چالیس گنا ہوگی۔

سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق بل کی دفعہ چار کے تحت معاوضہ کا جو فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اس میں "سرکاری واجبات" سے مراد وہ رقم اور اس کا سود ہوگی۔ جو کسی متروکہ جائداد کے سلسلے میں مرکزی یا صوبائی حکومت کی طرف واجب الادا ہو۔

بل کی دفعہ پانچ میں ایک نئی ذیلی دفعہ شامل کی گئی ہے "کرایہ سے حاصل ہونے والی رقم کا جو فنڈ قائم کیا جائے گا اسے کس طرح استعمال کیا جائے۔" نئی ذیلی دفعہ کے مطابق کرایہ کا فنڈ طے شدہ طریقے سے صرف کیا جائے گا۔ ....

بشرطیکہ کرایہ کے فنڈ سے معاوضہ کی ادائیگی کی کوئی ایک شرح مقرر کر دی گئی ہو۔"

سلیکٹ کمیٹی نے بل کے پہلے شیڈول میں ایک نئے پیراگراف کا بھی اضافہ کیا ہے (یہ شیڈول شہری متروکہ جائداد کو ٹھکانے لگانے سے متعلق ہے) اضافہ شدہ پیراگراف کا مقصد کل اور غیر دعویدار مہاجرین کو ان متروکہ مکانوں کی خریداری کا موقعہ مہیا کرنا ہے جن پر وہ قابض ہیں۔

اس طرح وہ انکار بجھاڑ سے بچ جائیں گے ان لوگوں کے قبضے میں جو مکانات ہیں اگر ان کی مالیت دس ہزار روپے تک ہے تو یہ مکانات انہیں مالیت کی تشخیص کی اسی بنیاد پر دے دیئے جائیں گے جو مہاجر دعویداروں کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ البتہ دس ہزار روپیہ سے زائد مالیت کے مکانات مہاجر دعویدار اپنے لئے مختص کر سکیں گے۔

سلیکٹ کمیٹی نے اسی شیڈول کے چودھویں پیراگراف کو بھی از سر نو مرتب کیا ہے تاکہ ایسے دعویداروں کو جو بھارت میں صنعتی ادارے چھوڑ آئے ہیں۔ پاکستان میں ایک ایک صنعتی ادارہ حاصل کرنے کے لئے عام نیلام میں بولی دینے کی ضرورت نہ پڑے۔ تاہم ایسے دعویداروں کو ان صنعتی اداروں کی قیمت بازار کے موجودہ نرخ کے مطابق نقد ادا کرنی ہوگی۔

پہلے شیڈول کے ایک اور پیراگراف میں ایک ترمیم کے ذریعے کمیٹی نے تصدیق شدہ دعاوی کے پہلے ایک لاکھ کے لئے تیسری ادائیگی کی حد پچاس فیصد سے بڑھا کر پچھتر فیصد کر دی ہے۔ کمیٹی نے قسطوں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ تاکہ جو لوگ متروکہ جائدادیں خریدیں انہیں قیمت ادا کرنے کے لئے زیادہ وقت مل جائے۔

ٹی نے ایک اور ترمیم بھی کی ہے جس کے ذریعے محدود نیلام میں متروکہ جائدادیں خریدنے والوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ حکومت کے واجبات ادا کرنے کے فوراً بعد ان جائدادوں کو دوبارہ فروخت کر دیں اصل بل میں ایسی جائداد کو پانچ سال تک دوبارہ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔

اختلافی نوٹ

سلیکٹ کمیٹی کے تین ارکان مسٹر ظہیر الدین صوفی عبدالحمید اور سردار امیر اعظم خاں نے رپورٹ پر اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔

صوفی عبدالحمید نے اپنے اختلافی نوٹ میں لکھا ہے کہ کسی متروکہ صنعتی ادارے کے دعویدار کو جو بھارت میں صنعتی ادارہ چھوڑ آیا ہے لیکن جسے پاکستان میں کوئی صنعتی ادارہ الاٹ نہیں ہوا ہے وہی سہولتیں اور مراعات ملنی چاہئیں جو کسی ایسے دعویدار کو دی گئی ہیں جسے صنعتی ادارہ الاٹ ہو چکا ہے

مسٹر ظہیر الدین اور صوفی عبدالحمید نے ایک اور مشترکہ اختلافی نوٹ میں لکھا ہے کہ بل کی دفعہ ۱۲ میں جس مالی منفعت کا ذکر کیا گیا ہے اسے پہلے تصدیق شدہ کرایہ کے فنڈ سے وضع کیا جائے اور اگر کوئی رقم بچ رہے تو اسے معاوضہ کے فنڈ سے وضع کیا جائے یہ اس لئے ضروری ہے کہ مہاجرین کو معاوضہ کی پوری ادائیگی نہیں کی جاتی بلکہ تدریجی شرح سے کی جاتی ہے

آغا خاں کی طرف سے ۲۵ ہزار روپیہ کا عطیہ

کراچی ۱۱ مارچ اسماعیلی فرقے کے سربراہ ہائی نس آغا خاں نے بوری بازار کی آتشزدگی سے نقصان اٹھانے والوں کی امداد کے لئے اپنی اور اپنے کنبے کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے

روسی برآمد دگنی ہوگئی

ماسکو ۱۱ مارچ روسی جریدہ "بیرونی تجارت" کی اطلاع کے مطابق ۵۵ء کے مقابلہ میں ۵۷ء میں روس نے "سرمایہ دار" ممالک کو دگنا صنعتی سامان برآمد کیا

جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ زیادہ تر سامان بھارت برما، مصر، میکسیکو، شام ارجنٹائن یونان، افغانستان ایران، سوڈان اور ترکی کو برآمد کیا گیا۔ اس کے علاوہ ۵۷ء میں روس نے پہلی مرتبہ سعودی عرب، نیوزی لینڈ اور سوڈان سے تجارتی تعلقات قائم کئے۔

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و نقشہ جات قیام و رکوع و سجود تفصیل نماز جمعہ و عیدین۔ نکاح و استخارہ و جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱/۸ میں پہنچا دی جائیگی

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲/ گولی مار کراچی سے طلب فرمائیں

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد

معاہدہ بغداد کے سیکرٹری جنرل کا عزم کراچی

کراچی ۱۱ مارچ معاہدہ بغداد کے سیکرٹری جنرل مسٹر خالدی حکومت پاکستان کی دعوت پر آٹھ دن کے سرکاری دورہ پر ۱۶ مارچ کو یہاں آرہے ہیں۔ موصوف ایک دن کراچی میں ٹھہر کر مغربی پاکستان کے دورہ پر جائیں گے اور اسی سلسلہ میں لاہور تھل پروجیکٹ، پشاور اور درہ خیبر جائیں گے۔ کراچی میں موصوف صدر اور وزیراعظم سے ملیں گے اور صنعتی علاقہ دیکھنے جائیں گے۔ مغربی پاکستان سے واپس آکر وہ ایک دن کراچی ٹھہریں گے اور یوم جمہوریہ کی پریڈ دیکھیں گے۔ یہاں سے وہ بغداد واپس چلے جائیں گے

معاہدہ بغداد کے پولیٹیکل سیکرٹری مسٹر نذر حیات ٹوانہ سیکرٹری جنرل کی آمد میں پہلے ہی کراچی پہنچ چکے ہیں

ہیروشیما کی تباہی کی فلم

نیویارک ۱۱ مارچ۔ امریکی عوام نے کل رات پہلی بار جاپان کے شہر ہیروشیما کو ایٹم بم سے تباہ ہوتے دیکھا۔ ہیروشیما پر ایٹم بم گرانے کی فلم اب تک خفیہ رکھی گئی تھی اور صرف ماہرین کو دکھائی گئی تھی۔ لیکن اب اسے عوام کے روبرو نمائش کے لئے پیش کر دیا گیا ہے

فلم کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں دکھایا گیا ہے کہ پائلٹوں کو ایٹم بم گرانے کی خاص تربیت دی جا رہی ہے۔ دوسرے حصے میں بتایا گیا ہے کہ ایٹم بم کے مختلف حصے بحرالکاہل کے جزیرہ ٹینیان میں پہنچائے جا رہے ہیں تیسرے حصے میں چھ اگست ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما پر امریکی طیاروں کا حملہ اور ایٹم بم گرانے کا منظر دکھایا گیا ہے۔

وزیراعظم ناروے برطانیہ جائیں گے

لندن ۱۱ مارچ ناروے کے وزیراعظم اینار گرہارڈسن ۲ مئی اور ۷ مئی کے درمیان برطانیہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔

اس سے پہلے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں وہ یہاں آنے تھے لیکن نہر سویز کے بحران کی وجہ سے وہ جلد واپس چلے گئے

ابھی تک ان کا سرکاری پروگرام طے نہیں ہوا ہے۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ وہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر میکملن اور دوسرے وزراء سے ملاقات کریں گے۔

ناروے کے وزیراعظم برطانیہ سے امریکہ جائیں گے۔ جہاں مینیسوٹا کے گورنر نے ان کو اپنی ریاست کے صد سالہ جشن میں شرکت کی دعوت دی ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے —— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ء کے دو بجے بعد دوپہر تک نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ متعلقہ مزدوری و مواد کے مطابق فیصدی شرح پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر مطبوعہ فارموں پر پیش کئے جانے چاہئیں جو میرے دفتر سے تاریخ مذکورہ بالا کے ایک بجے بعد دوپہر تک بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں۔

آمدہ ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۰ مارچ کو ہی اڑھائی بجے بعد دوپہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے

نمبر شمار	نوعیت کام	زرِ ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر صاحب این ڈبلیو آر۔ لاہور کے پاس جمع کروانا ہوگا
حلقہ ہائے کام		
(ا) سب ڈویژن ۴ وزیر آباد ورکس زون	(۱) وزیر آباد زون	۵۰۰ روپیہ
	(۲) سیالکوٹ زون	۵۰۰ 〃
(ب) سب ڈویژن ۵ لائل پور ورکس زون	(۳) ٹاندلیانوالہ زون	۵۰۰ 〃
	(۴) قلعہ شیخوپورہ زون	۵۰۰ 〃
(ج) سب ڈویژن ۶ لائل پور ورکس زون	(۵) سکھیکی زون	۵۰۰ 〃
	(۶) لائل پور زون	۵۰۰ 〃

نوٹ:۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ لیبر اور مارٹر ریٹ درج کریں کیونکہ اینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔

نمبر شمار	نوعیت کام	زرِ ضمانت
حلقہ ہائے سپلائی		
(د) سپلائی زون سب ڈویژن ۴ وزیر آباد	(۷) سامان عمارت کی سپلائی (اینٹوں کے علاوہ)	۵۰۰ روپیہ
(ھ) سپلائی زون سب ڈویژن ۵ لائل پور	(۸) سامان عمارت کی سپلائی (اینٹوں کے علاوہ)	۵۰۰ 〃
(و) سپلائی زون سب ڈویژن ۶ لائل پور	(۹) سامان عمارت کی سپلائی (اینٹوں کے علاوہ)	۵۰۰ 〃
	(۱۰) وزیر آباد یا گوجرانوالہ یا کامونکے میں فونڈری ریت کی سپلائی بذریعہ ٹرک	۵۰۰ 〃 (فلیٹ ریٹ)

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی فہرست میں درج نہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ء تک اپنے نام اس فہرست میں درج کروالیں۔ اور نام درج کروانے کے بعد اپنے ٹنڈر پیش کریں۔

(۳) مفصل شروط و ہدایات اور نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ میرے دفتر میں روزانہ اوقاتِ عمل کے اندر ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

ٹنڈر پیش کرنے والے ٹھیکیدار کے لئے مفید ہوگا کہ وہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ء سے قبل زرِ ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کروا دیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے
لاہور

ضروری تصحیح

الفضل کی اشاعت ۱۱ مارچ ۱۹۵۸ء کے صفحہ ۸ پر شائع شدہ

ٹنڈر نوٹس

منجانب جناب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان کے پیرا ۳ میں تبدیلی ہوگئی ہے۔ صحیح پیرا درج ذیل ہے:۔

"۳۔ بدوران سال ۵۹-۱۹۵۸ء مندرجہ ذیل ریلوے سٹیشنوں پر اینٹ درجہ دوم حسب نمونے ریلوے سپلائی کرنا۔

			زرِ ضمانت
(ا) ملتان	۲۰ لاکھ اینٹ		۱۰۰۰ روپیہ
(ب) منٹگمری	۱۸ 〃 〃		۱۰۰۰ 〃
(ج) رحیم یار خاں	۸ 〃 〃		۸۰۰ 〃
(د) گھوٹکی	۴ 〃 〃		۵۰۰ 〃
(ھ) بہاولپور	۱۰ 〃 〃		۸۰۰ 〃
(و) بہاولنگر	۶ 〃 〃		۷۰۰ 〃

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ ملتان

ضرورت ہے

پرائیویٹ سیکرٹری کی آسامی کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے جو گریجویٹ یا ایف۔ اے ہو اور دفتری خط و کتابت اور حسابات کا اچھا تجربہ رکھنے کے علاوہ ٹائپ بھی جانتا ہو۔ سٹینو ٹائپسٹ (Steno Typist) کو ترجیح دی جائیگی۔ متعلقہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق درخواست کے ہمراہ آنی چاہیئے جو حسب ذیل پتہ پر بھیجی جاوے۔

مینجر کھوکھر اسٹیٹ نمبر ۴ کیمبرج روڈ چھاؤنی ملتان

مظفر علی قزلباش کی تقریر

بقیہ صفحہ اول

مسٹر مظفر علی قزلباش نے کہا ہماری پالیسی کی صحیح کامیابی یا ناکامی کا اصل معیار یہ ہے کہ عوام کا معیارِ زندگی ان ممالک میں بلند ہوتا ہے جو مغربی ملکوں کے پختہ حلیف ہیں یا ان ملکوں میں جو مغربی ممالک اور کمیونسٹوں دونوں سے مقصد برآری کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ واضح کرنے کے بعد کہ کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑے اس علاقہ کے امن و تحفظ کے لئے خطرہ کا باعث ہیں کہا کہ نام نہاد "غیر جانبداری" اختیار کرنے والے ممالک کو اقوام متحدہ میں کمیونسٹ ملکوں کی علانیہ تائید و حمایت حاصل ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ انہیں زبردست اقتصادی اور فوجی امداد بھی مہیا کرتے ہیں جس سے اس علاقہ میں تخریبی عناصر کو پوری شہ ملتی ہے۔